سوال

گھر میں سنت یا نوافل پڑھتے ہوئے بندہ قرآن سے بالجہر تلاوت کر سکتا ہے؟ یا جتنا قرآن یاد ہو اس کی اونچی آواز میں نماز کے دوران تلاوت کی جا سکتی ہے؟ میں نے کسی سے زبانی ایک حدیث سنی تھی لیکن وثوق سے کہہ نہیں سکتا کہ وہ ضعیف ہے یا قوی، کہ حضرت عمرؓ کو نبی کریم ﷺ نے آواز پست کرنے کا اور ابو بکرؓ کو آواز اونچی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ دونوں نماز پڑھ رہے تھے گھر میں یا محض تلاوت کر رہے تھے؟ برائے مہربانی حدیث سے حوالہ دے کر جواب دیں۔ 2۔ دوسرے میں محدث فورم اور اس ویب سائیٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں کی وجہ سے مجھے کافی رہنمائی ملتی رہتی ہے۔ میرے علاقے میں سارے احناف ہیں (پہلے میں بھی تھا) اور وہ حدیث کی بجائے اپنے فتاویٰ (ردالمختار، درمختار وغیرہ) سے جواب دیتے ہیں۔ آپ لوگوں نے میری اور میرے جیسے کئی لوگوں کی بہت مدد کی، اللہ آپ کو اس کا اجر دے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا ہے اسے سیدنا ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نکلے اور ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز دھیمی تھی۔ اور عمر بن خطابؓ کے پاس سے گزرے، وہ بھی نماز پڑھ رہے تھے، ان کی آواز بلند تھی۔ جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا، تم نماز پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز دھیمی تھی؟" انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے جس سے مناجات کی اسے سنایا۔ پھر آپ ﷺ نے عمر سے کہا: "میں تمہارے پاس سے گزرا، تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے؟" انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سوتے کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (سنن أبي داود، التطوع: 1329) (صحیح)

ابو بکر! اپنی آواز کچھ بلند کیا کرو۔" اور عمر سے فرمایا: "تم اپنی آواز کچھ دھیمی رکھا کرو۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں سنتیں اور نوافل ادا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا (صحيح البخاري، الصلاة: 432)

اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انھیں بالکل قبرستان نہ بنا لو۔

1۔ سنن رواتب یعنی فجر، ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے ساتھ جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں ان میں خاموشی سے قراءت کرنا سنت ہے، البتہ اگر کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے خشوع وخضوع کے لیے، تو اتنی اونچی آواز میں تلاوت کر سکتا ہے جو خود کو سنائی دے، اگر کسی کو تشویش لاحق ہو تو پھر خاموشی سے ہی قراءت کی جائے گی۔

2۔ قیام اللیل میں انسان جیسے اس کے لیے بہتر ہو ویسے قراءت کر لے، اگر اس کے لیے تھوڑی اونچی آواز سے قراءت کرنا زیادہ مناسب ہو تو اونچی آواز سے قراءت کر لے بشرطیکہ کسی کو کوئی اذیت لاحق نہ ہو، اگر خاموشی سے قراءت کرنا اس کے لیے زیادہ مناسب ہو تو خاموشی سے کر لے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، يَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفِضُ طَوْرًا (سنن أبي داود، التطوع : 1328) (صحيح)

نبی کریم ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی دھیمی آواز سے قراءت کرتے تھے ۔

1 ۔ اگر انسان نفلی نماز میں لمبا قیام کرنا چاہتا ہو اور اسے قرآن زبانی یاد نہ ہو تو اس کے لیے قرآن مجید کھول کر ناتلاوت کرنا جائز ہے ، کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان نماز میں قرآن مجید کھول کر امامت کروایا کرتا تھا ۔ **(صحیح البخاری ، ال أذان ، باب إمامة العبد والمولی)**

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی | فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد | فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال